روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ — ہفتہ ۲۵ جمادی الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۲۱ نبوت ۱۳۷۱ ہش، ۲۱ نومبر ۱۹۹۲ء — نمبر ۲۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی عزّت

حقیقی عزّت اسی کو ملتی ہے جسے اللہ تعالیٰ حقیقی عزّت دینا چاہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ عزت نہ دینا چاہے بلکہ ذلیل کرنا چاہے ساری دنیا مل کے بھی اسے نہ اِس دنیا میں نہ اُس دنیا میں حقیقی عزّت عطا کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق عطا کرے کہ اس کی منشاء کے مطابق (طیّب کلام اور عمل صالح) بجالاتے ہوئے حقیقی عزّت اس کی نگاہ میں ہم پائیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"گو اِعادہ کلام کا ہوتا ہے مگر چونکہ غفلت لگی ہوئی ہے۔ ایک طرف وعظ و نصیحت سُنی جاتی ہے اور دل میں تقویٰ حاصل کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے مگر پھر غفلت ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ وہ ایک دم میں فنا کر سکتا ہے۔ طرح طرح کے دُکھ اور مصیبتیں موجود ہیں۔ بے خوف اور نڈر ہونے کا مقام نہیں۔ اس دنیا میں بھی جہنّم ہو سکتا ہے اور بڑے بڑے مصائب آ سکتے ہیں۔ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی کسی کی مصیبت میں کام نہیں آ سکتا۔ اور کوئی شریک ہمدردی نہیں کر سکتا جب تک خدا خود دستگیری نہ کرے اور اپنے فضل سے آپ اس مصیبت کو دُور نہ کرے۔ اسی واسطے ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ علاقہ رکھے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۲۷۹-۲۸۰)

دُعا تدبیر کا ایک لازمی حصّہ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

"یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کی صفت رحیمیت ہماری تدبیر میں برکت ڈالتی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو) نے بڑے لطیف پیرایہ میں ہمیں بتایا ہے کہ دُعا بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ اور جب مادی تدبیر ہم انتہاء کو پہنچا دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مادی تدبیر کے لحاظ سے جو احکام جاری کئے۔ جو قانون وضع کئے تھے۔ وہ تدبیر تو ہم نے کمال کو پہنچا دی لیکن یہ ایک (صاحب ایمان) کا دل کہتا ہے کہ اب بھی مجھے میرے ربّ رحیم کی ضرورت ہے اور وہ دُعا کرتا ہے کہ اے میرے رحیم خدا میری تدبیر کے بہتر نتائج نکال۔ بس ایک (صاحبِ ایمان) کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک دُعا اس کا جزوِ لازم نہیں ہوتا۔ پس رحیمیت کے ساتھ عاجزانہ پرسوز دعاؤں کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو انسان مشرک بن جائے۔ اگر وہ یہ سمجھے کہ مادّی تدبیر کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی کوئی ضرورت نہیں تو مشرک بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے (۔) یہ تو بتایا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں دُنیا میں کہ اگرچہ وہ ہم پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہماری معرفت رکھتے ہیں لیکن دُنیا کمانے کے لئے جو دنیوی تدابیر وہ اختیار کرتے ہیں ان میں ہم انہیں کامیاب کر دیتے ہیں اور اس ورلی زندگی کا آرام و آسائش انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سعی اور کوشش میں بھی دُعا مخفی ہوتی ہے۔ لیکن خدا کا ایک (صاحبِ ایمان) بندہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ اس نے تدبیر کی اور خدا کی رحیمیت نے اس کی تدبیر کو صرف اس دنیا میں کامیاب کر دیا۔ اور اُخروی دُنیا میں اس کے لئے اس کے نتیجہ میں کوئی ثواب مقدر نہیں کیا۔ کیونکہ ایک (صاحبِ ایمان) جانتا ہے کہ چونکہ اُخروی زندگی یقینی ہے اس لئے ایک تسلسل زندگی کا ہے موت تو ایک پردہ ہے گرا رہتا ہے۔ پھر اُٹھ جاتا ہے۔ پھر انسان دوسری دُنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ میری زندگی کا تسلسل خدا کی رحمت کے سایہ میں رہے گا اسے حقیقی آرام نہیں حاصل ہو سکتا۔ پس دُعا تدبیر کا ایک لازمی حصّہ ہے بلکہ

باقی ص۷ پر

تقریب نکاح و رخصتانہ

محترمہ طیبہ راحت صاحبہ بنت مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم الطاف الرحمن صاحب ابن مکرم احسان الرحمن صاحب مقیم اسلام آباد بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو احمدیہ بیت الحمد راولپنڈی میں محترم مجیب الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کیا۔

مورخہ ۹ نومبر کو ۳ بجے شام ایوانِ محمود ربوہ میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے موقع ومحل کی مناسبت سے ضروری نصائح فرمانے کے بعد رشتہ کے خیر وبرکت کیلئے دعا کروائی۔

اگلے روز مورخہ ۱۰ نومبر کو دولہا کے والد مکرم احسان الرحمن صاحب نے اسلام آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ مکرم الطاف الرحمن صاحب مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری کے پوتے اور محترمہ طیبہ راحت صاحبہ خان غلام محمد خان صاحب بلوچ آف ڈیرہ غازی خان کی پوتی ہیں۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس شادی کو دینی ودنیاوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

نمایاں کامیابی

عزیز فرحت عمران ابن مکرم فضل الٰہی عارف صاحب ربوہ نے میٹلرجیکل انجینئرنگ اینڈ میٹریل سائنسز کے سال اوّل کے امتحان میں انجینئرنگ یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱- نبوّت ۱۳۷۱ ہش ۔۔۔ ۲۱- نومبر ۱۹۹۲ء

مریض اور ڈاکٹر

بیمار کو دوا کی ضرورت ہوتی ہے اسے دوا ملنی چاہیئے اور اگر صحیح دوا مل جائے تو یہ اس کی خوش قسمتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ صحیح ڈاکٹر کا مل جانا بھی دعا کی قبولیت ہو سکتی ہے اور اسی طرح صحیح تشخیص ہو کر صحیح نسخہ لکھا جانا بھی دعا کی قبولیت کی ایک علامت ہو سکتی ہے۔ پس مریض کو صحیح قسم کا ڈاکٹر، صحیح تشخیص اور صحیح نسخہ کی ضرورت ہوتی ہے اور ان سب باتوں کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔

دوا کے علاوہ جس چیز کی مریض کو ضرورت ہے وہ ہے ہمدردی۔ اگر صحیح نسخہ کے ساتھ ہمدردی کے الفاظ بھی مل جائیں تو یقیناً نسخہ بہتر اثر پیدا کرے گا۔ اس لئے کہ مریض ہمدردی کے اظہار کی وجہ سے نسخہ کی طرف زیادہ توجہ دے گا۔ اور اگر یہ ہمدردی نسخہ پر نہ بھی اثر انداز ہو تو یقیناً مریض کے دل کو تو تقویت دے گی ہی۔

دعا کا ذکر تو پہلے ہو ہی چکا ہے۔ خلاصہ یہ بنتا ہے کہ صحیح ڈاکٹر، صحیح تشخیص، صحیح دوا۔ ان سب کے لئے دعا اور پھر ہمدردی خدا کرے کہ تمام مریضوں کو یہ عوامل میسّر آئیں اور وہ جلد صحت یاب ہو جائیں۔

جہاں تک ڈاکٹری کے پیشہ کا تعلق ہے یہ سب سے اہم پیشہ ہے۔ اور اس کی اہمیت کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ تندرست انسان ہی زندگی کے معمولات میں دلچسپی لے سکتا ہے۔ اور جو شخص کسی کی تندرستی میں مددگار ثابت ہو وہ یقیناً اہمیت کا حامل ہو گا۔ لیکن ڈاکٹر صاحبان کے متعلق یہ بات جان لینے اور مان لینے کی ہے کہ وہ بھی انسان ہیں۔ ان کے ساتھ بھی زندگی کی تمام ضروریات لگی رہتی ہیں۔ اور دل بھی جذبات کی آماجگاہ ہیں۔ اور ان کے احساسات بھی ان کو متاثر کرتے ہیں۔ وہ تھکتے بھی ہیں اور ماندہ بھی ہو جاتے ہیں۔ وہ حاضر بھی ہو سکتے ہیں اور غیر حاضر بھی۔ موجود بھی ہو سکتے ہیں اور غیر موجود بھی۔ ان سب باتوں کو مدِ نظر رکھا جائے تو یقیناً مریض اور اس کی عیادت کرنے والے لوگ وقت کی نزاکت کو بہتر طریق پر سمجھ سکتے ہیں اور ڈاکٹر صاحبان سے صرف اسی بات کی توقع رکھ سکتے ہیں جو وہ کر سکتے ہیں۔ در اصل مریض اور ڈاکٹر کو ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن طریق پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

مانگتے ہو غیر سے اپنی مُراد
دیکھتے ہو ماسوی اللہ کی طرف
جس قدر چاہو رگڑ لو ایڑیاں
دُور ہوتا جائے گا ہر اک ہدف

ابوالاقبال

مانگنے کی حد ہے لامحدود ہے اسکی عطا
ایک جانب آدمی ہے دُوسری جانب خدُا

ہے دیا میرا اسی کی ذات کا عکسِ جمیل
ہر اندھیرا دُور کرنا کام ہے جس ذات کا

مَیں نے مانا مَیں کسی صورت نہیں ہوں معتبر
ہے میسّر مجھکو لیکن اعتبارِ نقشِ پا

اُن سے پوچھیں مسندوں کے ڈول جانے کا سبب
جو مری ہر آہ کو کہتے ہیں آہِ نا رسا

شعلہ و شبنم سبق آموز ہیں گلزار میں
پیش کرتے ہیں تصوّر زندگی اور مَوت کا

مَیں جسے شہرت سمجھتا ہوں وہ رُسوائی نہ ہو
لفظ کے معنی تقاضا ہیں مرے حالات کا

پھر دمادم کی صدا آنے لگی ہے دُور سے
پھر ہماری خانقاہوں میں کوئی چکّر چلا

پھر بدلنا چاہتے ہیں وہ نظامِ زندگی
پھر حیاتِ نَو کے رُخ سے پردۂ ظلمت اُٹھا

ہو گئے ہیں پھر وہ سرگرداں تلاشِ ذات میں
کھو گیا ہے ان سے پھر اک بار گھر کا راستہ

شور برپا ہے سکوتِ لب سے بھی چاروں طرف
اور جگا سکتا ہے جادو بھی نسیم آواز کا

نسیم سیفی

مالی قربانی کو اس طرح دوام بخشیں کہ آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ آپکو ہمیشہ اچھی اداؤں کی تلاش رہے اور اس رنگ میں خدا کے حضور پیش کیا کریں کہ دیتے وقت آپ کے اندر ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو جایا کرے۔ آپ کا دل نرم ہو جایا کرے۔ آپ سمجھ لیا کریں کہ یہ وہ کیفیت ہے جو ضرور قبول ہو گی۔
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقین عمل

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات انسان کو نظر نہیں آتی صرف اس کا حسن اس کی صفات پر غور کرکے نظر آسکتا ہے۔ پس چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مخفی اور مل کر بندوں کو پالیتا ہے اور کوئی بندوں سے مل کر خدا کو پالیتا ہے۔ جہاں وہب وراء الوریٰ ہے اس لئے اس نے اپنی محبت بندوں کی محبت اور ان کے ساتھ ٹھیک تعلقات رکھنے سے وابستہ کردی ہے جب ان میں سے ایک چیز کو تم حاصل کرلوگے تو لازماً دوسری چیز بھی تمہیں حاصل ہوجائے گی۔ گویا یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں جسے براہ راست خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی وہ خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا ہونے کے بعد بندوں کی محبت سے اپنے دل کو بے تیز پائے گا۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی ہمارا یہ رسول خدا کے قریب ہوا اور پھر نیچے اترا گویا خدا کی محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے حاصل ہوئی اور پھر اس کے ساتھ ہی بنی نوع انسان کی محبت آپ کے دل میں ایسی پیدا ہوئی کہ آپ اس جذبے کو برداشت نہ کرسکے اور ان کی ہدایت کی طرف متوجہ ہوگئے۔ مگر کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں جنہیں پہلے بنی نوع انسان کی محبت حاصل ہوتی ہے اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی محبت کی طرف لوٹتے ہیں گویا روحانی کمال کے حصول کے دونوں ذریعے ہیں۔ کبھی خدا سے پہلے محبت ہوتی ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کے دل میں بندوں کی محبت پیدا ہوجاتی ہے اور خدا سے محبت اس کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوئی اور پھر بنی نوع انسان کی۔ یہ محبت وہبی ہوتی ہے مگر جن کو کسب سے محبت حاصل ہوتی ہے ان کے دل میں پہلے بنی نوع انسان سے محبت پیدا ہوتی ہے اور وہ ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے تعلقات بنی نوع انسان سے کامل ہوجاتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے بھی ان کا تعلق پیدا ہوجاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے یہ دونوں ذرائع ہیں۔ کوئی خدا کو اس طرح پالیتا ہے کوئی اس طرح۔ کوئی خدا سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل انسان کے شاملِ حال ہوتا ہے۔ وہاں پہلے خدا کی محبت ملتی ہے اور پھر بندوں کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جہاں کسب اور محبت کا دخل ہو وہاں پہلے بندوں کی محبت پیدا ہوتی ہے اور پھر خدا کی محبت۔ گویا ایک تو نیچے سے اوپر جاتا ہے اور دوسرا اوپر سے نیچے آتا ہے تو ان کا اخلاق اپنے اندر پیدا کرنا دین کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے یہ اخلاق آگے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض براہِ راست بنی نوع انسان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بعض بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً غریب کی مدد کرنا یہ تو ہر شخص کو نظر آتا ہے کہ ایک ثواب کا کام ہے اور اس کا دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے مگر سچ کے متعلق انسان نہیں سمجھتا کہ ان کے بولنے سے بنی نوع انسان کا کیا فائدہ ہوگا۔ حالانکہ سچ بولنا بھی انہی نیکیوں میں سے ہے جن سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جو شخص سچ نہیں بولے گا وہ لازماً دوسرے کو دھوکہ دے گا اور دھوکہ ایک ایسی چیز ہے جس سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی سے پوچھے کہ فلاں شخص قادیان میں ہے یا لاہور گیا ہوا ہے۔ اسے معلوم ہو کہ وہ لاہور گیا ہوا ہے مگر جھوٹ بول دے اور کہہ دے کہ قادیان میں ہی ہے۔ جب دوسرا شخص اس سے ملنے کے لئے جائے گا۔ فرض کرو اس کا مکان میل بھر دور ہے تو وہ ایک میل کا سفر کاٹ کر اس کے مکان پر پہنچے گا اور جب اس کے متعلق دریافت کرے گا تو گھر سے پتہ لگے گا کہ وہ تو کل کا لاہور گیا ہوا ہے۔ اب خود ہی سوچو کہ اس نے جھوٹ بول کر ایک شخص کو کتنا نقصان پہنچایا۔ فرض کرو۔ ایک شخص نے مثلاً زید سے معاہدہ کیا ہوا تھا کہ تم لاہور چلے جاؤ وہاں تم سے کل چل کر مل جاؤں گا۔ اب جب کل آتا ہے تو وہ شخص ایک تیسرے شخص کو اس بارے میں پوچھتا ہے کہ کیا وہ لاہور چلا گیا ہے اور جب وہ جھوٹ بول کر کہتا ہے کہ نہیں تو لازماً اب یہ شخص بھی لاہور نہ جائے گا اور دوسرے شخص کے سامنے جھوٹا بنے گا۔ اور اس دوسرے شخص کا بھی سفر ضائع جائے گا تو بظاہر انسان یہ خیال کرتا ہے کہ سچ بولنے کا کسی دوسرے کے ساتھ کیا تعلق؟ حالانکہ اگر ایک شخص سچ بولتا ہے تو وہ سب کو آرام پہنچاتا ہے۔ اور اگر ایک شخص جھوٹ بولتا ہے تو وہ سب کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ اسی طرح محنت کرنا بھی انہی اخلاق میں سے ہے جن کا دوسروں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ میں کام کروں یا نہ کروں۔ دوسروں کا اس سے کیا تعلق ہے حالانکہ وہ مشین کا ایک پرزہ ہوتا ہے اور اس خرابی کے ساتھ ساری مشین کی خرابی اور اس کی انگلی کے ساتھ ساری مشین کی انگلی وابستہ ہوتی ہے اگر یہ پرزہ ناکارہ ہوگا تو مشین پر لازماً اثر پڑے گا۔ جیسے دو بیل ایک گاڑی میں جُتے ہوئے ہوں تو کیا ایک کہہ سکتا ہے کہ یہ عمل میری مرضی پر منحصر ہے کہ میں چلوں یا نہ چلوں۔ وہ دونوں چلیں گے تو گاڑی چلے گی۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی رہ جائے گا تو گاڑی نہیں چل سکے گی۔ اسی طرح تمام بنی نوع انسان مشین کے پرزے ہیں ایک ملک کے رہنے والے اپنی حدود میں مشین کے پرزے ہیں اور ایک شہر کے رہنے والے ان پرزوں سے زیادہ قریب کے پرزے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی صحیح طور پر اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے گا تو لازماً اس کا دوسروں پر بھی اثر پڑے گا۔

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مندرجہ ذیل تقریر اُس دعوت میں فرمائی جو طالبات نے مدرسہ خواتین میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے اعزاز میں دی تھی۔ حضور نے فرمایا:۔

"یہ مدرسہ میرا ایک علمی درخت ہے ہر ایک شخص جو اپنے ہاتھ سے کوئی پودا لگاتا ہے اُسے اس پودے سے قدرتی طور پر انس اور محبت ہوتی ہے۔ خصوصاً ان پودوں سے جن کے متعلق اسے خیال ہوتا ہے کہ ہمیشہ اسکے ذکرِ خیر کو جاری رکھ سکیں گے جو لوگ درخت بھی اپنے ہاتھ سے لگاتے ہیں وہ انہیں پیارے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ان کے درخت بعض حادثات یا دشمنی کے ذریعہ کاٹے جاتے ہیں تو وہ روتے ہیں حالانکہ درخت بول نہیں سکتا۔ اور ذکرِ خیر کو زبان کے ذریعہ جاری نہیں رکھ سکتا۔ گو درخت سے فائدہ اٹھانے والے کہہ دیا کرتے ہیں کہ جس نے لگایا خدا اس کا بھلا کرے۔ لیکن ایسے درخت جو علمی درخت ہوتے ہیں جو زبان رکھتے اور جن سے ذکرِ خیر قائم رہتا ہے۔ ان سے دوسرے درختوں کی نسبت بدرجہا زیادہ تعلق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مجھے مدرسہ خواتین سے خاص طور پر محبت ہے اور میں اس مدرسہ کے لئے تڑپ رکھتا ہوں کہ جس غرض کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ وہ پوری ہو۔ یعنی ایسی استانیاں تیار ہوں جو اعلیٰ نسلوں کی تربیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرسکیں۔ اور ہمارے مدرسہ کی نکلی ہوئی طالبات باقی تمام طالبات کو مات کر جائیں۔ اسی محبت اور تعلق کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں مجھے حق ہے کہ مدرسہ کے متعلق ایسی ہدایات یا نصائح جو مفید ہوسکتی ہوں دوں۔ مجھے اس بات پر نہایت خوشی ہے کہ طالبات اپنے فرائض کے ساتھ انس اور محبت رکھتی ہیں۔ اور اس بات کو سمجھتی ہیں کہ تعلیم کے ذریعہ ان کی علمی اور روحانی ترقی ہوگی اور وہ جماعت کے لئے مفید بن سکیں گی۔ لیکن خالی احساس کام ہوجانے کے مساوی نہیں ہوجایا کرتا۔ کیسی ہی تڑپ ہو کتنی ہی خواہش ہو۔ جب تک صحیح ذرائع حاصل نہ ہوں اور ان پر عمل نہ کیا جاسکے۔ اس وقت تک کوئی شخص کامیاب نہیں ہوسکتا۔ دیکھو! اگر کوئی سردی کے موسم میں ساری رات کنوئیں سے پانی نکالنے کی مشقت برداشت کرے تو اس طرح روٹی نہ پک جائے گی۔ کیوں اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے روٹی پکنے کے لئے جو قانون مقرر کیا ہے اس کی اتباع نہیں کی گئی۔

میرے نزدیک ہماری غرض تبھی پوری ہوسکتی ہے جب ان اصولوں کے ماتحت عمل کیا جائے جو اس کام کے مفاد کے ساتھ وابستہ کئے گئے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں سب سے اہم بات جس کی ان لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ لڑکیوں اور خواتین کی آواز بلند ہو۔ اس میں نرمی اور ہچکچاہٹ نہ ہو دلیری اور قوت پائی جائے۔ میرے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم بی بی ایس۔ ایم آر سی پی

فضلِ عمر ہسپتال کا شعبۂ میڈیسن

مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۹۲ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کے زنانہ اور بچوں کے میڈیکل وارڈ اور نرسز ہاسٹل کے افتتاح کے موقعہ پر محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فزیشن فضل عمر ہسپتال نے جو تقریر کی اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

____ ادارہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال کی عمارت میں ہونے والی توسیع کا آج سے استعمال شروع ہو جائے گا۔

یہ ہسپتال ایک رفاہی ادارہ ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں کام کرنے والے افراد محض خدمت خلق کے جذبے کے تحت اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اس ہسپتال کی ابتداء آج سے تقریباً ۴۴ سال قبل اسی قصبہ میں ریلوے لائن کے نزدیک ایک کچے سے مکان میں ہوئی تھی اور آج اتنے سال گزرنے کے بعد ہم جس مقام پر پہنچ چکے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے۔ اب اس ہسپتال میں ۱۰ شعبے کام کر رہے ہیں اور ان میں ۵ شعبہ جات کے سربراہ اپنے اپنے علمی میدان میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے ہیں اور محض للہ اس ہسپتال میں مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں

آج چونکہ زنانہ میڈیکل وارڈ اور بچوں کے لئے نئے وارڈ کا افتتاح بھی کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں کسی قدر تفصیل سے شعبہ میڈیسن کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میڈیسن ایک وسیع شعبہ ہے اور اسکی وسعت کے پیش نظر کئی ماتحت شعبہ جات اس میں شامل ہو جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ ایک الگ شعبہ بن جاتا ہے مثلاً مریضوں کی عمر کے اعتبار سے ہی میڈیسن کے تین شعبے ہیں یعنی ADULT MEDICINE یعنی بالغوں کا علاج PAEDIATRICS یا بچوں کا علاج اور ELDERLY CARE - MEDICINE یعنی بڑی عمر کے لوگوں کا علاج۔ اس کے علاوہ عوارض کے اعتبار سے میڈیسن کے متعدد شعبہ جات ہوتے ہیں مثلاً دل کی بیماریوں کا شعبہ یا CARDIOLOGY، آنتوں کی بیماریوں کا شعبہ یا GASTRO ENTEROLOGY پھیپھڑوں کی بیماریوں کا شعبہ یا PULMONOLOGY دماغی امراض کا شعبہ یا NEUROLOGY وعلیٰ ہذا القیاس غرض میڈیسن ایک بہت وسیع شعبہ ہے اور فضل عمر ہسپتال میں اس شعبہ کی کارکردگی کا اندازہ جولائی ۱۹۹۰ء سے جون ۱۹۹۲ء تک پچھلے دو سال کے اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے۔

اس عرصے میں شعبہ کے میڈیکل آفیسرز نے ۸۱۲۹۰ مریضوں کو معائنہ کر کے علاج تجویز کیا۔ ۱۰۳۵۸ مریضوں کو شعبہ کے سپیشلسٹ نے معائنہ کر کے مشورہ دیا۔ ۲۵۶۳ مریضوں کو شعبہ کے تحت ہسپتال میں داخل کر کے ان کا علاج بطور انڈور مریض کے کیا گیا۔ ۱۴۵۸ تحقیقاتی اور علاج کے سلسلے میں کئے جانے والے اپریشن یا PROCEDURES کئے گئے۔

ان اعداد و شمار کا اگر ہم ایک دوسری جہت سے جائزہ لیں تو یہ امر سامنے آیا ہے کہ ان مریضوں میں سے ۲۵ سے ۳۰ فیصد تک مریض بچے تھے یعنی PAEDIATRICS سے شعبے سے تعلق رکھتے تھے۔

اس کے علاوہ ہسپتال کے اس شعبے کے تحت دل کی بیماریوں کی تحقیقات اور علاج کا کافی انتظام موجود ہے اور یہ میڈیسن کی برانچ کارڈیالوجی سے تعلق رکھتا ہے پھر آنتوں اور جگر کی بیماریوں کی تحقیقات اور علاج کا بھی یہاں پر خاطر خواہ انتظام موجود ہے جیسا کہ پیش کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے بچوں کی ایک کثیر تعداد کا علاج ہسپتال میں کیا جا رہا ہے اور کافی عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بچوں کے علاج کے لئے ایک علیحدہ وارڈ ہونا چاہئے کیونکہ اب تک بچے بھی بالغ مریضوں کے ساتھ ساتھ وارڈوں میں داخل کئے جاتے تھے جس کے متعدد واضح نقصانات ہیں۔ چنانچہ اللہ کا شکر ہے کہ آج اس ہسپتال میں پہلی دفعہ بچوں کے علاج کے لئے ایک علیحدہ جگہ کا تعین کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ نوزائیدہ بچوں کے علاوہ تمام بچوں کا علاج اس وارڈ میں کیا جائے گا۔ ہسپتال کے موجودہ سپیشلسٹ ہی ان بچوں کے علاج کی نگرانی کرتے رہیں گے۔ بچوں کا یہ وارڈ جس کا آج افتتاح کیا جا رہا ہے یہ بچوں کے شعبہ کے لئے ایک بیج کی حیثیت رکھتا ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی ہمیں ایک ایسا ریذیڈنٹ ڈاکٹر مہیا ہو جائے گا جو ان بچوں کے علاج کا خصوصی کام کرے گا۔ پھر جلد ہی ہم نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک نرسری کا اجراء بھی کر سکیں گے۔ سکول کے بچوں کے لئے سکول میڈیکل سروس اور دوسرے بچوں کے لئے چائلڈ ویلفیئر سروس بھی شروع کی جا سکتی ہے اور پھر شائد مستقبل میں کسی وقت کوئی ایسا فزیشن بھی اس ہسپتال کے لئے اپنی خدمات پیش کر دے جس کے سپرد صرف بچوں کے علاج کا کام ہی کر دیا جائے تو اس کے بعد یہ شعبہ اپنی تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

دل کی بیماریوں یعنی کارڈیالوجی کے شعبہ کے سلسلے میں بھی ہسپتال میں کافی سہولیات موجود ہیں اور کل مریضوں میں سے ۱۱ سے ۱۲ فیصد تک مریض دل کی پیچیدہ بیماریوں سے تعلق رکھتے ہیں اور اس ہسپتال میں ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ شعبہ بھی اللہ کے فضل سے تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ بہت جلد ہسپتال میں ایک جدید طرز کا دل کی بیماریوں کی نگہداشت کا CORONARY CARE اور انتہائی نگہداشت کا INTENSIVE - CARE یونٹ شروع کر دیا جائے گا جو اس وقت تعمیر کے آخری مراحل سے گزر رہا ہے۔ اس کے بعد اس ہسپتال میں ہارٹ اٹیک کے مریضوں کی مکمل نگہداشت کا خاطر خواہ انتظام ہو جائے گا جو کہ ایسے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے بہت ضروری ہے۔

اس کے علاوہ ایک جدید طرز کی ایکو کارڈیو گراف ECHOCARDIO - GRAPH مشین امریکہ کی جماعت احمدیہ کی طرف سے بطور تحفہ ہسپتال کو فراہم کی گئی ہے اور امید ہے کہ وہ بہت جلد پاکستان پہنچ جائے گی۔ اس کے نتیجے میں دل کے امراض کی تحقیقات کے سلسلے میں بہت نمایاں فائدہ ہو گا۔ اور اس وقت یہ ہسپتال اس مقام پر پہنچ جائے گا کہ اگر حالات سازگار ہوں تو دل کے مریضوں کا اپریشن کے ذریعے سے علاج اس ہسپتال میں شروع کیا جا سکے۔ ہمارا تیسرا میدان آنتوں اور جگر کی بیماریوں کی تحقیقات اور علاج کا شعبہ ہے جسے GASTRO-ENTEROLOGY کہتے ہیں تقریباً ۲۰٪ مریض جو شعبہ میڈیسن میں دیکھے جاتے ہیں وہ اس خصوصی حصے سے تعلق رکھتے ہیں اور اللہ کے فضل سے اس چھوٹے سے ہسپتال میں آنتوں اور جگر کی بیماریوں کی تحقیقات اور علاج کا اعلیٰ انتظام موجود ہے۔ یہاں پر اینڈوسکوپی ENDOSC-OPY کولونوسکوپی COLONOSCOPY الٹراساؤنڈ ULTRASOUND اور سکلیروتھراپی SCLEROTHERAPY وغیرہ کے عمل کئے جاتے ہیں اور کمپیوٹر پر ایسے مریضوں کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ نیز لمبے عرصہ تک ایسے مریضوں کو زیر نظر رکھا جاتا ہے اور ان کے علاج کے سلسلے میں مسلسل تحقیقات کی جاتی ہیں۔ چنانچہ تمام پاکستان میں یہ ہسپتال ان بیماریوں کے علاج کے سلسلے میں شہرت حاصل کر چکا ہے اور متعدد تحقیقاتی مقالات پاکستان کی انٹرنیشنل کانفرنسز میں یہاں پر تکمیل پا کر پڑھے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔

امریکہ سے ہی بہت جلد ایک اعلیٰ پائے کی جدید ترین ایکسرے مشین اس ہسپتال کو عطیہ کے طور پر بھجوائی جا رہی ہے اور اس کے نصب ہونے کے بعد ہمارے اس شعبہ کو بھی مزید ترقی ہو گی اور ہم ایک نیا پروسیجر جسے ERCP کہتے ہیں شروع کر سکیں گے جس کے ذریعے پتے کی بیماریوں مثلاً پتھری کا علاج بغیر اپریشن کے کیا جا سکتا ہے۔

تاریخی کامیابی

پھیپھڑوں کے علاج یعنی PULMONOLOGY میں اس ہسپتال نے ایک تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ دسمبر ۱۹۶۹ء میں یہ عاجز اس عظیم ادارہ سے وابستہ ہوا تو اس سے پہلے ہی مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب جو کہ بہت اعلیٰ معیار کے ڈاکٹر تھے ٹی بی کے مریضوں کا علاج صحیح سائنسی بنیادوں پر شروع کر چکے تھے۔ یہ موذی مرض اس وقت بہت پھیلا ہوا تھا۔ خاکسار انگلستان سے اس مرض کے علاج کی خصوصی تربیت حاصل کر کے واپس لوٹا تو مکرم میاں صاحب نے ایسے مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج کی ذمہ داری بھی اس عاجز کے سپرد فرمائی۔ اللہ کے فضل سے چند سالوں میں ہی ربوہ کے علاقے سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

پروفیسر محمد نصر راجا کہتے ہیں،

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام اور تحریک پاکستان کے عظیم رہنما حضرت مرزا محمود احمد اپنے دل میں اس نوزائیدہ مملکت کے لئے کس قدر نیک خواہشات اور تمنائیں رکھتے تھے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ان کے ان الفاظ سے بھی ہو سکتا ہے

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسّر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔"

پروفیسر صاحب موصوف مزید کہتے ہیں۔

جماعت کے سپوتوں کی خدمات

اب تک مستند اور ثقہ حوالوں سے یہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ احمدیہ جماعت کے خلاف غداری یا تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے اتہامات ایک وطن دشمن افترا ساز ٹولے کی معاندانہ حرکت کے سوا کچھ نہیں۔ آئیے اب ایک نظر مملکت خداداد پاکستان کی تعمیر دفاع اور استحکام کے سلسلہ میں جماعت کے سپوتوں کی قابل رشک قربانیوں اور جاں سپاریوں پر بھی ڈال کر دیکھیں کہ تاریخ پاکستان کے ہر ورق پر ان کے ایثار و قربانی کے کیسے کیسے زندۂ جاوید نقوش مرقسم ہیں۔ اور جماعت کے ان پانچ مشاہیر کی خدمات کے سیاق و سباق کا مطالعہ کریں جو سیاست و عالمی قانون، جنگ معاشیات و اقتصادیات اور سائنس و تعلیم کے میدانوں کے دھنی ہیں جو فی الواقعہ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں کلیدی آسامیوں پر فائز رہے۔ اور معلوم کریں کہ اپنے اور بیگانے بھلا انہیں کن نظروں سے دیکھتے اور کن لفظوں میں یاد کرتے ہیں۔

۱۔ سیاست اور بین الاقوامی قانون کے ماہر پاکستان کے بطل جلیل چوہدری محمد ظفر اللہ خان قائداعظم کے معتمد ترین ساتھی جن کے متعلق تحریک پاکستان کے معاون ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی اپنی کتاب "ہماری قومی جدوجہد" کے صفحہ ۲۳ پر ۱۹۳۹ء میں ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں کی گئی قائداعظم کی تقریر کا یہ اقتباس نقل کرتے ہیں۔

"میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خان کو ہدیہ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ (۔۔) ہیں اور یوں کہنا چاہیئے کہ میں اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں۔"

متحدہ ہندوستان میں چوہدری صاحب موصوف نے مختلف اوقات میں وکیل، وائسرائے کی کونسل کے ممبر فیڈرل کورٹ کے جج، سفیر (ایجنٹ جنرل) اور سب سے بڑھ کر مسلم لیگ کے ایک سرکردہ لیڈر کے طور پر کام کیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہر میدان میں کامیاب و کامران و ممتاز رہے۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم نے انہیں پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا اور انہیں کابینہ میں وزیراعظم کے بعد سینئر وزیر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس خدمت جلیلہ کو انہوں نے پورے سات سال تک انجام دیا۔ اس حسن و خوبی سے کہ اس نوزائیدہ مملکت کی دنیا بھر میں دھاک بیٹھ گئی۔ اور چوہدری صاحب موصوف نے اقوام متحدہ میں عالم اسلام کی ایسی بے لوث اور یادگار خدمات انجام دیں کہ مملکت پاکستان ساری اسلامی دنیا کی آنکھوں کا تارا بن گئی۔ چنانچہ پاکستان کے ایک سابق وزیراعظم چوہدری محمد علی اپنی کتاب "ظہور پاکستان" کے صفحہ ۵۴۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"عالم اسلام کی آزادی، استحکام، خوشحالی اور اتحاد کے لئے کوشاں رہنا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک مستقل مقصد ہے حکومت پاکستان کا ایک اوّلین اقدام یہ تھا کہ شرق الاوسط کے ملکوں میں ایک خیرسگالی وفد بھیجا گیا۔ پاکستان نے فلسطین میں عربوں کے حقوق کو اپنا مسئلہ سمجھا اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان اس کے فصیح ترین ترجمان تھے۔ علاوہ ازیں انڈونیشیا۔ ملایا سوڈان لیبیا ٹیونس مراکش اور الجزائر کی آزادی کی مکمل حمایت کی گئی۔"

دو منفرد اعزاز

۱۹۵۴ء میں چوہدری ظفر اللہ خان عالمی عدالت انصاف کے جج منتخب ہوئے اس انتخاب میں انہیں ہندوستانی امیدوار مسٹر جسٹس پال کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور یوں بین الاقوامی میدان میں پاکستان کو اپنی ہمسایہ حریف مملکت پر پہلی بین الاقوامی فتح حاصل ہوئی۔ بعد میں آپ جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے اس عالمی ادارہ کے پہلے پاکستانی صدر۔ اس کے بعد جب دوسری بار عالمی عدالت کے رکن منتخب ہوئے تو عدالت کی صدارت (چیف جسٹس شپ) کے عہدہ جلیلہ تک پہنچے۔

پاکستان ہی ایک ایسا خوش بخت ملک ہے جسے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے اس فرزند جلیل کو دو منفرد اعزاز حاصل ہوئے کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر بھی رہا اور عالمی عدالت انصاف کا صدر بھی۔

اگر یہی اپنی مملکت عزیز سے غداری ہے تو پھر اس پر ہزار وفاداریاں نثار۔ یہ تو رہا چوہدری صاحب کی شخصیت اور عظمت کا مجموعی تاثر۔ اگر متحدہ ہندوستان میں تحریک آزادی سے لے کر قیام پاکستان تک اور ۱۹۴۷ء سے بعد سے عالمی عدالت انصاف کی صدارت تک آپ کی خدمات جلیلہ کا تفصیل سے تذکرہ کرنے لگیں۔ تو نہ جانے کتنی ضخیم کتابیں اس کے لئے درکار ہوں گی۔ اس لئے نمونتہً اس نابغہ روزگار کی کامیاب و کامران زندگی کے چند واقعات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے جن کی مہک تحریک آزادی برصغیر اور تاریخ مملکت پاکستان کے ہر ورق کی ہر سطر میں بسی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں آئینی اصلاحات اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جو مساعی کی گئیں۔ لندن میں منعقدہ تین گول میز کانفرنسیں بھی اسی سلسلے کی تین اہم کڑیاں تھیں جن میں ہندوستان کے چوٹی کے لیڈر شامل ہوئے اور حکومت برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید میں حصہ لیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان کو بفضلہ تعالیٰ ان تینوں کانفرنسوں میں بھرپور عملی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی آپ نے ان میں اپنے ملی فرض کو جس ذمہ داریت اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔ بزرگ ادیب خواجہ حسن نظامی نے اس کے بارے میں لکھا ہے

گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور مسلمان اور ہر انگریز نے چوہدری ظفر اللہ خان کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ (۔۔) میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کی پالیٹکس پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چوہدری ظفر اللہ خان ہے۔

(اخبار منادی ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

اور مورخ پاکستان ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں:۔

"گول میز کانفرنس کے (۔۔) مندوبین میں سے سب سے زیادہ کامیاب آغا خان اور چوہدری ظفر اللہ خان ثابت ہوئے (اقبال کے آخری دو سال صفحہ ۱۵۱)

خضر وزارت کا استعفیٰ

بالآخر برطانوی حکومت نے ہندوستان کو آزادی دینے اور پاکستان کے مطالبہ کو تسلیم کر لینے کا فیصلہ کیا لیکن مسلم لیگ کے لئے پنجاب میں بہت ٹیڑھی صورت حال تھی۔ وہاں مسلم لیگ کی بجائے یونینسٹ پارٹی کی حکومت قائم تھی جس کے وزیراعظم سردار خضر حیات تھے۔ پنجاب کے مسلم لیگی اکابر نے ہزار کوشش کی کہ سردار خضر حیات کو اپنے منصب سے مستعفی ہو جانے پر آمادہ کر لیں۔ لیکن ان کی مساعی کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اس نازک موقعہ پر چوہدری ظفر اللہ خان لاہور آئے اور اپنی فراست اور دلائل کی معقولیت سے سردار خضر حیات کو مستعفی ہو جانے پر آمادہ کر لیا۔ چنانچہ صوبہ پنجاب میں مسلم لیگ کے لئے راہ کھل گئی۔ اور قائداعظم نے اس غیر معمولی واقعہ پر بے پناہ مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اخبار ٹریبیون نے ۵ مارچ ۱۹۴۷ء کو یہ خبر شائع کی۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خضر حیات خان صاحب نے یہ فیصلہ سر ظفر اللہ خان کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق کیا ہے۔

انصار اللہ کی ایک ذمہ داری

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع اکتوبر ۱۹۵۷ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں۔ کہ یہ چندہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ تا انہیں ساری عمر یاد رہے اور اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کرتے رہیں" اس سال تو تحریک جدید کا اعلان ہو چکا ہے۔ انصار بھائی وعدے لکھواتے وقت اپنی اس ذمہ داری کو بھی ادا کرنے کا خیال رکھیں۔

(دیکھیں اعلان دفتر تحریک جدید)

لاہور کمپیوٹر کالج

لاہور کمپیوٹر کالج محکمہ تعلیم پنجاب سے منظور شدہ ادارہ ہے۔ اور پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے الحاق شدہ ہے۔ کالج میں طلباء و طالبات دونوں کے لئے انتظام ہے۔ ایک سال اور چھ ماہ کے الگ کورس کروائے جاتے ہیں۔ داخلے کے لئے امیدوار کا ایف اے ایف ایس سی ہونا ضروری ہے۔ میٹرک والوں کو بھی داخلہ مل جاتا ہے لیکن ایسے طلبا بورڈ کا امتحان نہیں دے سکتے۔ انہیں پاکستان کمپیوٹر سائنس سوسائٹی کی طرف سے سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ٹیکنیکل میگزین ۹۲-۱۹۹۱ء

ٹیکنیکل میگزین ۹۲-۱۹۹۱ء
شائع کردہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز۔ ہیڈ کوارٹرز ربوہ پاکستان

جب اس سے پہلے اسی ایسوسی ایشن نے ۹۰ء کا شمارہ شائع کیا تھا تو سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مکرم قریشی افتخار علی صاحب کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا تھا "آپ کی طرف سے ٹیکنیکل میگزین ۹۰ء ملا ہے۔ میں پہلے بھی اسے دیکھ چکا ہوں۔ (اللہ تعالے کے فضل سے) بہت اچھا رسالہ شائع کیا ہے۔ بہت بہت مبارک ہو۔ اپنے ساتھیوں کو بھی اس عمدہ پیشکش پر میری طرف سے دلی مبارکباد پیش کر دیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے اور خوب سے خوب تر ہوتا چلا جائے۔ اللہ آپ کو بیش از بیش خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے۔ خدا حامی و ناصر ہو۔"

اب یہ دوسرا شمارہ شائع کرتے ہوئے پیش لفظ میں مکرم محمود مجیب اصغر صاحب جو ٹیکنیکل میگزین کمیٹی کے صدر ہیں نے اس خوشی کا اظہار کیا ہے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق انہیں یہ دوسرا شمارہ شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ خدا کے فضل سے نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اوّل کے مطابق یہ دوسرا شمارہ اپنی گٹ اپ اور افادیت کے لحاظ سے پہلے سے خاصا بہتر ہے۔

اس کے مضامین کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے یہ ٹیکنیکل ہے اور ہم ٹیکنیکل کے لفظ سے یا اسکی پوری ماہیت سے نا آشنا ہیں لیکن اتنا بتا سکتے ہیں کہ اس ٹیکنیکل میگزین کمیٹی کے ممبران کون کون سے ہیں۔

انجینئر محمود مجیب اصغر۔ انجینئر منیر احمد فرخ آرکیٹکٹ ڈاکٹر رفیق احمد ملک انجینئر وسیم احمد خلیل انجینئر فرخ احمد کامران۔ انجینئر مبشر احمد گوندل۔ انجینئر میجر بشیر احمد خان طارق۔ انجینئر سید محمد احمد۔

سب سے پہلے سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے وصال پر تعزیتی ریزولیوشن شائع کیا گیا ہے اور اس کے بعد چیئرمین صاحب کی سالانہ رپورٹ برائے ۱۹۹۱ء سے بعض اہم نکات درج کئے گئے ہیں۔ اسلام آباد چیپٹر نے جو خدمات ادا کی ہیں ان کا مختصر سا خلاصہ ہے اور اس کے بعد ایک مضمون ہے جس کا تعلق ہے مصنوعی ذہانت سے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ان مضامین کے عنوانات کا مکمل طور پر صحیح ترجمہ نہ دے سکیں لیکن بہرحال کوشش کرنا تو ہمارا فرض ہے۔

ہنوور میں عالمی صنعتی میلہ لگا تھا اسکی رپورٹ بھی شامل اشاعت ہے اور سولہ مختلف چینلز پر آواز کو ایک ہی ذریعے سے پہنچانا اور وہ ذریعہ بھی غیر مرئی ہو تو اسکے متعلق بھی ڈایاگرام یعنی شکلیں بنا کر بات واضح کی گئی ہے۔ تھرمل پاور جنریشن پر ایک مضمون ہے یہ خوبی کی بات ہے کہ جن باتوں کے لئے اشکال کی ضرورت ہے وہ مضامین میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ پیش کی گئی ہیں آرکیٹیکٹ کے کام میں کمپیوٹر کسطرح مفید ثابت ہوتا ہے اس موضوع پر بھی ایک مضمون ہے۔ اور ایک مضمون اس بات پر ہے کہ پاکستان کو شمسی توانائی کی ضرورت ہے۔ انسانوں کے لئے تو وائرس کو ہم جانتے ہی ہیں لیکن کمپیوٹر بھی ایک ایسی چیز ہے جو وائرس سے متاثر ہوتا ہے۔ کس طرح؟ اور اسے کسطرح صاف کیا جا سکتا ہے یہ بات بھی ایک مضمون میں پیش کی گئی ہے۔

جو دوست انجینئر یا آرکیٹیکٹس ہیں وہ تو ان مضامین سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے لیکن ہم جیسے غیر ٹیکنیکل لوگ بھی اس کے حسین و جمیل گیٹ اپ سے اور تصاویر سے یقیناً محظوظ ہوں گے۔

مجلّہ مرتب کرنے والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے ہماری دعا ہے کہ یہ مجلّہ ترقی کی منازل طے کرتا رہے اور دنیا بھر کے ٹیکنیکل اور انجینئر ماہرین کی راہنمائی میں مفید خدمات سرانجام دے سکے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

(ن۔س)

بقیہ صہ ۴ سے آگے

اس مرض کا خاتمہ ہو گیا اور اب اس ہسپتال میں ٹی بی کے علاج کے لئے مریض دور دراز کے علاقوں یا چنیوٹ سے آتے ہیں جہاں پر ابھی تک یہ مرض وبائی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔

پھیپھڑوں کے سرطان کا موذی مرض بھی پاکستان میں بڑھ رہا ہے اور اس کی تحقیقات کے لئے بہت جلد ہم ایک اور نیا تحقیقاتی پروسیجر جسے BRONCHOSCOPY کہتے ہیں اس شعبہ میڈیسن کے تحت شروع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے ذریعے سے سانس کی نالیوں کی اندرونی جھلی کا معائنہ کیا جاتا ہے یہ عمل سرطان کی بیماری جو اسی جگہ سے شروع ہوتی ہے کی تشخیص کے لئے ضروری ہے لیکن ہمارے وسائل محدود ہیں اور ترقی کے میدان وسیع ہیں۔ جدید آلات بہت مہنگے ہوتے ہیں۔ انکو لگانے اور ان سے کام لینے پر بھی بہت رقوم صرف ہوتی ہیں اور یہ امر ہماری ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

نرسوں کی کمی کا مسئلہ

اس کے علاوہ بھی بعض بہت بڑے بڑے مسائل ہیں جو ہماری کارکردگی کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ ان مسائل میں سے سب سے اہم تربیت یافتہ نرسوں کی فراہمی کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ نرسوں کے ہوسٹل کی تعمیر انہی اقدامات میں سے ایک ہے۔ ہر نیا شعبہ یا ہر نیا وارڈ جو ہسپتال میں کھولا جاتا ہے اس میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے نئی تربیت یافتہ نرسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن صرف ایک نرس کو تربیت دینے کے لئے تین سال کا عرصہ درکار ہے۔ پھر ایسے مناسب نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو اس قسم کی تربیت حاصل کرنے کے لئے تیار ہوں وہ بہت کم ہوتے ہیں۔ اور بھی بعض مسائل ہیں۔ جن وجوہات کی بناء پر مناسب تعداد میں نرسوں کو فراہم کرنا بہت مشکل کام ہے اور اس سے ہسپتال کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

امید ہے کہ مناسب طریقے اختیار کر کے یہ مسئلہ کسی حد تک حل کیا جا سکتا ہے احباب سے ان مسائل کے حل کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ ایک اور مسئلہ جو ہمیں درپیش ہے، وہ جگہ کی قلت کا مسئلہ ہے۔ ہسپتال کے لئے تعین شدہ رقبہ اب اس ہسپتال کی ضروریات کے لئے ناکافی ہو چکا ہے۔ تیزی سے نئے نئے شعبہ جات کا اضافہ ہو رہا ہے اور اعلیٰ تعلیم اور تربیت یافتہ اشخاص ہسپتال کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر رہے ہیں لیکن اب ہماری وسعت مکانی صرف اوپر کی طرف ہی ہو سکتی ہے چنانچہ آج پہلا وارڈ ہے جو کہ اوپر کی منزل پر کھولا جا رہا ہے لیکن اس کے نتیجے میں کچھ مسائل بھی پیدا ہونگے ان پر نظر رکھنی ضروری ہے۔ ہمارے ان وارڈوں میں ایسے مریض بھی داخل ہو سکتے ہیں جو بہت بیمار ہوں اور نہ سیڑھیاں چڑھ سکیں اور نہ ہی اتر سکیں۔ ایسے مریضوں کی سہولت کے لئے اب وقت آ گیا ہے کہ اس ہسپتال میں ایسی لفٹ کا انتظام کیا جائے جو مریضوں اور سامان کی باربرداری میں مدد دے سکے۔

شعبہ کے اس مختصر سے تعارف کے بعد میں احباب سے یہ درخواست کروں گا کہ میرے ساتھ کام کرنے والے اعلیٰ درجہ کے نوجوان ڈاکٹروں کو۔ نہایت محنتی نرسوں کو اور ہمارے مددگار کارکنوں کو جو دن اور رات باوجود تعداد کی قلت اور لمبی ڈیوٹی کے اوقات کے نہ تھکتے ہیں اور نہ ہی شکایت زبان پر لاتے ہیں اور مسلسل مریضوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں کسی طرح بھی ان کے احسان کا بدلہ چکا نہیں سکتا کیونکہ ان کی مدد کے بغیر یہ شعبہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا عطا فرمائے۔ آخر میں ہمارے نہایت ذہین۔ معاملہ فہم اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ایڈمنسٹریٹر صاحب ہیں جن کے مسلسل تعاون اور مدد کے بغیر کسی بھی شعبہ کو چلانا ممکن نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے ہماری کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور ہم سب پر اپنا فضل فرمائے۔

اعلان دار القضاء

(مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ ترکہ مکرم ذکاء اللہ صاحب)

مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۶ شیخ مارکیٹ مسلم روڈ سمن آباد لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم شیخ ذکاء اللہ صاحب ولد عطاء اللہ صاحب سکنہ سمن آباد لاہور بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر ۱ بلاک نمبر ۴ رقبہ مربع فٹ ،، ۱ مرلہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ان کے نام ہے یہ قطعہ ان کے درج ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ — بیوہ
۲۔ ” عرفانہ شکور ” — بیٹی
۳۔ ” فرزانہ چغتائی ” — ”
۴۔ ” ریحانہ رحمٰن ” — ”
۵۔ مکرم خاور محمود صاحب — بیٹا
۶۔ مبشر احمد صاحب — ”

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

○ مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کی آنکھ میں موتیا ہے۔ اس کا اپریشن فضلِ عمر ہسپتال میں ہوا ہے

○ محترم مولوی محمد ابراہیم بھامڑی صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی دائیں آنکھ کا اپریشن ۱۶ر نومبر کو فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم رانا محمد یوسف صاحب ابن مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان کینیڈا میں بیمار چلے آرہے ہیں۔ پہلے معدہ میں السر تھا جسکی وجہ سے اپریشن ہوا جو خدا کے فضل سے کامیاب ہوا۔ اب سانس کی تکلیف ہو گئی ہے جسکی وجہ سے دوبارہ ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی خدام سہ ماہی چہارم

عنوان "خدمتِ خلق" تعداد مضامین: ۳۷

اوّل: احمد طاہر مرزا صاحب طاہر ہوسٹل ربوہ

دوم: مبارک احمد اقبال صاحب دارالذکر فیصل آباد

سوم: منور علی شاہد صاحب گلشن پارک لاہور

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

پتہ درکار ہے

○ مکرم انیس احمد صاحب ولد چوہدری محمد اشرف صاحب ساکن چک نمبر ۵ ر ب رتیاں ضلع شیخوپورہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو فوری طور پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ولادت

○ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲ر ستمبر ۹۲ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام شاہ زیب وسیم رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم شوکت پرویز صاحب کراچی کا نواسہ ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے ایک تدبیر ہم مادّی ذرائع سے کرتے ہیں اور ایک تدبیر ہم دعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اشیاء میں اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں تو اس کا فضل (صاحبِ ایمان) کے شاملِ حال اس رنگ میں ہوتا ہے کہ دنیا میں بھی وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور اُخروی زندگی میں بھی۔ لیکن جو لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ساری کوششیں اسی دنیا میں گم ہو گئیں اور ان کی ساری زندگیاں اسی دُنیا کے لئے ہو گئیں۔ جنہوں نے اپنے پیدا کرنے والے رب کو بھلا دیا اور اس سے نہ کسی خیر کی اُمید چاہی اور نہ کوئی خیر انہیں ملی۔ اسی دُنیا کی تدبیر کے نتیجہ میں صرف اس دُنیا کی کامیابیاں انہیں رحیمیت کے طفیل حاصل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے اس قسم کے جلوے روزہ ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس بعض خدائے رحیم سے محض دنیا کے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ (اس کے وعدہ کے مطابق) بعض وہ بھی ہیں جو اپنے خدائے رحیم سے اس دُنیا کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں اور اُخروی زندگی کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہ اس یقین کامل پر قائم ہوتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لینا ہے اپنے رب سے لینا ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۷ر جون ۱۹۶۸ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

نزدیک ہماری عورتیں کوئی کام کرنے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک ان کی آواز میں قوت اور شوکت ایسی نہ ہو جو سخت ارادہ رکھنے والے اور کام کرنے والے لوگوں کی آواز میں ہوتی ہے۔ تقریر کی نصف سے زیادہ طاقت آواز میں ہوتی ہے اگر آواز اس طرز پر نکلے کہ اس میں شبہ اور تردد پایا جائے اور یہ خیال ہو کہ نہ معلوم سننے والے میری بات قبول کریں گے یا نہ کریں گے تو اس کا کچھ اثر نہ ہو گا۔ ہماری جماعت میں ایک مولوی صاحب ہوتے تھے جو بڑے عالم تھے مگر اس طریق سے گفتگو کرتے تھے کہ گویا انہیں اپنی بات پر آپ شبہ ہے۔ جب وہ کسی کے سامنے کوئی دلیل پیش کرتے اور وہ اس پر اعتراض کرتا تو ڈھ جاتے۔ ایک دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا:۔

- - - - - - - - - - - -

--- (یہاں ایک مسئلے کا بیان ہے) دونوں طرف سے دلائل دیئے گئے۔

آواز میں رعب ہو تو اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ اور ضروری ہے کہ خواتین کو اس طرح بولنے کی عادت ہو کہ ان کی آواز میں شوکت اور رعب پایا جائے۔ لیکن باوجود اسکے کہ میری یہ خواہش رہی ہے۔ اور باوجود اسکے کہ میں نے اس کے لئے کوشش بھی کی ہے میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اب میں یہ کام شاہ صاحب کے سپرد کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں خیال رکھیں گے۔ اگرچہ وہ پہلے خیال نہیں رکھتے تھے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض طالبات ایسی بھی ہیں جنہوں نے کبھی مدرس کے سوال کا جواب بھی نہیں دیا۔ اور مدرس نے بھی مجبور کر کے جواب نہیں لیا۔ خالی تعلیم کوئی چیز نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے اسکی مثال گدھے کی دی ہے۔ جب تک وثوق۔ امنگ اور عزم نہ ہو۔ بلند شوکت دلیری اور رعب والی آواز ہونی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مدرسہ خواتین کے مدرس اس امر کا خیال رکھیں گے۔ اور جذبات سے بولتے فوراً بولنے اور صحیح جواب دینے کی عادت ڈالیں۔

چونکہ میں نقائص کے دُور کرنے پر بہت زور دیا کرتا ہوں جسے سختی سمجھا جاتا ہے اس لئے خواتین شاہ صاحب کے آنے پر خوش ہوں گی۔ میری سختی جاتی رہے گی جسے انہوں نے سختی محسوس کیا وہی دراصل ان کے لئے بہترین چیز تھی۔ بچپن میں ہم نے ایک کہانی پڑھی تھی کہ ایک ہنری بادشاہ ہوا ہے۔ لڑکپن میں وہ بہت شوخ تھا۔ ایک گاؤں میں اسے پرورش کے لئے بھیجا گیا۔ وہاں کسی معاملے میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے اپنے آپ کو ولی عہد سمجھ کر مجسٹریٹ سے گستاخی کی۔ اس پر مجسٹریٹ نے سزا دی۔ آخر جب بادشاہ مرا اور ہنری خود بادشاہ ہوا تو اس نے مجسٹریٹ کو بلایا۔ مجسٹریٹ ڈرا کہ نا معلوم مجھ سے کیا سلوک کرے گا۔ مگر اس نے بلا کر کہا کہ اس واقعہ کا مجھ پر ایسا اثر ہے کہ میں آپ کو اپنی حکومت میں سب سے بڑا جج بناتا ہوں۔ اس وقت اگر میں قانون کی پابندی نہ کرنا سیکھتا تو آج بادشاہ نہ بن سکتا۔

تو بعض باتیں تکلیف دہ ہوتی ہیں مگر ان کے نتائج اچھے نکلتے ہیں۔ خواتین کو اس قسم کی باتوں سے ہمت نہیں ہارنا چاہیئے۔ اور تکلیف برداشت کرتے ہوئے علمی ترقی کرنی چاہیئے۔

(الفضل ۲ر جولائی ۱۹۲۶ء)

"GLUCOBOY"
"خون میں شوگر ٹیسٹ کرنا اتنا آسان جیسے ایک دو تین"
ڈاکٹرز اور مریضوں کے استعمال کیلئے جدید جاپانی ایجاد
تفصیلات اور فری چیکنگ کیلئے رابطہ:۔ راشد ربانی
بروز جمعہ:۔ 48/22 دارالرحمت شرقی الف بالمقابل مکان الکیمسٹ ربوہ
اتوار تا بدھ لاہور:۔ انٹرنیشنل میڈیکل سپلائز
فون نمبرز:۔ 485256-489376-487472
855217-832127

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۱۹ نومبر۔ صبح سے آسمان ابر آلود ہے ۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی ہے ۔ سردی میں اضافہ ہو رہا ہے ۔

○ وزیر اعظم نے غیر ملکی اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کسی کو ملک کے اندر انارکی پھیلانے اور بحران پیدا کرنے کی ہر گز اجازت نہ دے گی ۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی بھی شخص کو آئین کی خلاف ورزی نہیں کرنے دیں گے ۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ لانگ مارچ کی یہ تحریک سراسر غیر آئینی ، غیر قانونی ، غیر جمہوری اور غیر سیاسی ہے ۔ اس لئے میں ہر قیمت پر آئین اور قانون کا تحفظ کروں گا ۔ اس لئے لیاقت باغ میں جلسے کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

○ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے سینئر شاہ مردان شاہ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر عوام کا فخر ہیں اور اب ان کا دور آنے والا ہے ۔ آئیجنسیوں کا فخر اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے ۔ میری دعائیں اور ہمدردیاں عوامی فخر کے ساتھ ہیں ۔

○ گجرات میں مظاہرین اور پولیس کے درمیان فائرنگ ہوئی ۔ جس کے نتیجہ میں پیپلز پارٹی کے سات کارکن اور ڈی ایس پی سمیت پانچ پولیس اہلکار شدید زخمی ہو گئے ۔ پولیس نے مسجد میں بھی آنسو گیس پھینکی بے شمار شیل گھروں میں بھی گرے ۔

○ پشاور میں لانگ مارچ کے لئے جانے والے جلوسوں پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا فائرنگ بھی کی گئی جس سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے ۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر تاج محمد جمالی نے کہا کہ وہ اپنے سابقہ موقف پر قائم ہیں اور پی ۔ ڈی ۔ اے کے لانگ مارچ کی حمایت کرتے ہیں ۔

○ چاندنی چوک راولپنڈی میں پولیس اور مظاہرین میں تصادم ہوا ۔

○ گجرات میں کارکنوں اور پولیس میں ۶ گھنٹے مقابلہ ہوتا رہا ۔

○ لاہور ملتان روڈ پر بتھر والا موڑ کے قریب ایک بس اور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی منی بس میں زبردست تصادم کے نتیجہ میں ۱۳ مسافر ہلاک اور ۳۷ شدید زخمی ہو گئے ۔ اس موڑ پر حادثات کے نتیجہ میں پانچ سال میں ۶۰ افراد موت کے منہ میں جا چکے ہیں ۔

○ پنجاب میں بے روزگاری کا اندازہ اس خبر سے ہو سکتا ہے کہ نائب قاصد کی آسامیوں کے لئے ایم ۔ اے ایم ایس ۔ سی پاس درخواست دے رہے ہیں ۔ سکول ٹیچرز کی ۳۷ آسامیوں کے لئے سولہ ہزار امیدوار ہیں ۔ پی ٹی سی ٹیچرز کے ۸۸۱۹ امیدواروں میں سے ۱۹۲۶ ایم ۔ اے پاس ہیں ۔

○ حکومت نے اس خبر کی سختی سے تردید کی ہے کہ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ سرکاری ترجمان نے کہا ہے محترمہ بے نظیر بھٹو پر ایک ماہ کے لئے اسلام آباد میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی گئی ہے ۔ اسی طرح غلام مصطفیٰ جتوئی ۔ ایئر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان، خورشید محمود قصوری، عبد الحفیظ پیرزادہ، زاہد سرفراز، افتخار گیلانی اور دوسرے سرکردہ لیڈروں کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ بے نظیر سمیت ان سب لیڈروں کو حفاظتی حراست میں لیا گیا ہے اور ان کو رہا کر دیا جائے گا ۔ محترمہ بے نظیر کو حفاظتی حراست میں لینے کے بعد رات گئے کراچی پہنچا دیا گیا ہے ۔

○ اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو لانگ مارچ کی قیادت کے لئے پولیس کے پہروں کو توڑ کر اسلام آباد سے راولپنڈی پہنچ گئیں ۔ پولیس نے ان پر اور ان کے ساتھیوں پر شدید لاٹھی چارج کیا اور بھاری مقدار میں آنسو گیس پھینکی ۔ جس سے نصیر اللہ خان بابر اور ان کی سیکرٹری ناہید دونوں شدید زخمی ہوئے اور ان کی حالت نازک بتائی جاتی ہے ۔

○ ایک سروے کے مطابق ترقی پذیر ممالک کے ذمہ ۱۰ ارکھرب ڈالر کے قرضے ہیں ۔

○ کوئٹہ میں عوام نے پی ۔ ڈی ۔ اے کی ہڑتال کی اپیل پر کوئی توجہ نہیں دی اور شہر میں چند دکانوں کے سوا تمام دکانیں کھلی رہیں ٹریفک اور کاروبار معمول کے مطابق رہا ۔

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ۔ ربوہ

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی ، شہرہ آفاق
حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

اعلان داخلہ

احباب کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہم ربوہ میں پہلی بار انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کا نرسری سکول کھول رہے ہیں ۔ نرسری کا اجراء اللہ نے چاہا تو یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو ہو جائے گا ۔ اس نرسری میں داخلے کی عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال تک ہے ۔ نرسری کے بعد بچے پریپ کلاس میں نصرت جہاں اکیڈیمی یا کسی بھی اچھے سکول میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں گے ۔ نرسری میں داخلہ ۶ دسمبر سے شروع ہو گا ۔

داخلہ صبح ۸ بجے سے لے کر شام ۴ بجے تک ہو گا

مینجر: **الصادق ماڈرن نرسری سکول** ۲/۴۲ دار الرحمت شرقی الف ربوہ (نزد اقصیٰ چوک)

اوقات کار کیور ہو کلینک
موسم سرما
پہلا وقت : ۸-۳۰ تا ۱۲-۰۰
دوسرا وقت : ۳-۳۰ تا ۶-۰۰
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
کیور ہو کلینک گول بازار ربوہ ۔ فون ۶۰۶ / ۷۷۱
انچارج : ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

تبدیلی دوکان
محمود جیولرز کی دوکان گولبازار سے تبدیل ہو کر اب بلال مارکیٹ نزد ریلوے کراسنگ اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو گئی ہے ۔
محمود جیولرز ۔ بلال مارکیٹ ربوہ
نزد ریلوے کراسنگ ۔ فون ۶۸۱ / ۶۸۲

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱ ۔ ہال روڈ ۔ لاہور
فون ۶۱۶۲۴ / ۲۲۶۵۰۸

پتہ

قدیمی ——— شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : ۱ ۔ ڈی ۔ ۳ گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤ الدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر : ۵۵۸